

وَحَلَقْنَاكُمْ أَزْوَاجًا ۝
اور ہم نے آپ کو جوڑوں میں پیدا کیا

مسنون زکاح کی برکات اور بیجا رسوم و رواج کا نقصان

سلسلہ نمبر 170



حفظِ ظاہر
مذہب
05
2023



/AIMPLB_Official



مسنون نکاح کی برکت اور بیجا رسوم و رواج کا نقصان

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد! اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم وَیَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ
وَ الْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمَ

اسلام صرف کچھ عبادتوں کا نام نہیں، بلکہ وہ ایک مکمل نظام حیات ہے، جو زندگی کے تمام گوشوں میں انسان کی رہنمائی کرتا ہے، اور اس کو ایسے قوانین و احکام سے سرفراز کرتا ہے جس میں نہ افراط ہے نہ تفریط، جو سراپا عدل اور اعتدال سے عبارت ہیں، انہی احکام و مسائل میں ایک اہم عنوان نکاح کا ہے، اسلام میں نکاح کو آسان اور اخراجات کے اعتبار سے ہلکا رکھا گیا ہے، کیوں کہ نکاح ہی سے سماج کی پاکیزگی اور عفت و عصمت متعلق ہے، نکاح جس قدر دشوار ہوگا گناہ اسی قدر آسان ہوگا، اور سماج میں گندگی پھیلے گی، نکاح اگر آسان ہوگا تو گناہ کے مواقع کم ہو جائیں گے اور سماج میں عفت و پاکدامنی اور غیرت و حیا کے تقاضوں کو برقرار رکھنا آسان ہوگا، اس لیے نکاح میں لڑکی والوں پر کوئی مالی ذمہ داری نہیں رکھی گئی ہے، لڑکے پر مہر واجب قرار دیا گیا، اور اس بات کی اجازت دی گئی کہ باہم جو بھی مہر طے کر لیا جائے وہ کافی ہے، ولیمہ کو بھی صرف سنت قرار دیا گیا اور اس میں تکلفات پسند نہیں کیے گئے، میاں بیوی کے حقوق نہایت اعتدال اور توازن کے ساتھ مقرر کیے گئے، ان تفصیلات سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ اسلام میں نکاح کو کس قدر آسان رکھا گیا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: **لَا تُعْظَمُ النِّكَاحُ بَرَكَةٌ إِلَّا أَيُّكُمْ مَوْتٌ وَوَنَّةٌ وَه** نکاح خیر و برکت کے لحاظ سے بڑھا ہوا ہے جس میں کم سے کم خرچ کیا جائے۔ اسی طرح یہ تعلیم بھی دی گئی کہ رشتہ نکاح کی بنیاد تقویٰ اور دینداری ہو اور اس سے مقصود اپنی نگاہ اور عصمت کی حفاظت ہو، آپ ﷺ نے صاف الفاظ میں ارشاد فرمایا کہ اگر نکاح کی بنیاد دین داری ہوگی تو کامیابی ملے گی، اگر نکاح دین داری سے ہٹ کر کسی اور بنیاد پر کیا گیا تو پھر نقصان ہوگا۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

مَنْ تَزَوَّجَ امْرَأَةً لِعِدِّهَا لَمْ يَزِدْهُ اللَّهُ إِلَّا ذُلًّا، وَمَنْ تَزَوَّجَهَا لِمَالِهَا لَمْ يَزِدْهُ اللَّهُ إِلَّا فَقْرًا، وَمَنْ تَزَوَّجَهَا لِحَسَبِهَا لَمْ يَزِدْهُ اللَّهُ إِلَّا دَنَاءَةً، مَنْ تَزَوَّجَ امْرَأَةً لَمْ يُرِدْ بِهَا إِلَّا أَنْ يَغْضَبَ بَصَرَهُ أَوْ يُخْصِنَ فَرْجَهُ أَوْ يَصِلَ رَحْمَةً بَارَكَ اللَّهُ فِيهَا وَبَارَكَ لَهَا فِيهِ (التروغيب والترهيب ج: ۳، ص: ۳۶)

جس نے کسی عورت سے اس کی عزت و بڑائی کی وجہ سے نکاح کیا تو اللہ اس کی ذلت میں اضافہ کرے گا، اور جس نے کسی عورت سے اس کے مال کی وجہ سے نکاح کیا تو اللہ اس کے فقر میں اضافہ کرے گا، اور جس نے کسی عورت سے حسب و نسب کی وجہ سے نکاح کیا تو اللہ اس کی رسوائی و پستی میں اضافہ کرے گا اور جس نے کسی عورت سے اس مقصد سے نکاح کیا کہ اس کی آنکھیں اور شرم گاہ محفوظ ہو جائے یا صلہ رحمی کرے تو اللہ ان دونوں (میاں بیوی) کو برکت عطا فرمائے گا۔

یہ اسلام کی وہ تعلیمات اور ہدایات ہیں جن کے مطابق نکاح کی تقریب کو انجام دینا مسلمانوں کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ مگر افسوس کہ دوسری قوموں کے رسم و رواج سے متاثر ہو کر مسلمان اسلامی تعلیمات اور اسلام کے صاف و شفاف نظام سے دور ہوتے جا رہے ہیں، اور سنتوں پر عمل کرنے کے بجائے انہوں نے بیجا رسوم و رواج کو اپنے اوپر لاد لیا ہے۔ سادگی کے ساتھ نکاح کرنے کے بجائے اب مسلمان بھی شادی بیاہ کے موقع پر جہیز کے لین دین، اسراف اور فضول خرچی کا مظاہرہ کرنے لگے ہیں۔ جب کہ قرآن میں اللہ نے اسراف اور فضول خرچی سے منع کیا ہے، اور فضول خرچی کرنے والوں کو شیطان کا بھائی قرار دیا ہے۔ ارشاد باری ہے: **لَا تُبَدِّلُوا تَبْدِيلًا، إِنَّ الْمُبَدِّلِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيْطَانِ** (سورہ بنی اسرائیل: ۲۶) فضول خرچی کے باعث نکاح مشکل سے مشکل تر ہوتا جا رہا ہے۔ اس وقت جہیز اور شادی کے موقع سے لین دین اور فضول خرچی کی لعنت نے لڑکیوں کو سماج میں ایک بوجھ بنا دیا ہے، اور اب دوسری قوموں کی طرح مسلمانوں میں بھی اس بوجھ کی وجہ سے خودکشی کے واقعات پیش آنے لگے ہیں، اور وہ ساری برائیاں جو نکاح نہ ہونے یا نکاح میں تاخیر ہونے کی وجہ سے پیدا ہو سکتی ہیں، پوری قوت کے ساتھ مسلم معاشرے میں داخل ہو چکی ہیں، مسلمانوں میں شادیوں کا رواج اسلام کے بتائے ہوئے طریقے سے ہٹ کر ہونے لگا ہے، اور بعض غیر ضروری بلکہ نامعقول باتیں اس میں صرف شامل نہیں بلکہ لازم کر دی گئی ہیں، جن کو دور کرنے کی سخت ضرورت ہے، دیکھنے میں یہ آ رہا ہے کہ شادیوں میں حد سے زیادہ مال خرچ کیا

جاتا ہے، جس کی وجہ سے لڑکی کے والدین بہت زیر بار ہو جاتے ہیں، پھر بیوی سے جہیز اور نقد روپیہ لانے کا ظالمانہ تقاضا کیا جاتا ہے، جس کی وجہ سے بیوی کے والدین کے لیے سخت مصیبت کھڑی ہو جاتی ہے، اور وہ اس کے لیے قرض لینے پر مجبور ہو جاتے ہیں، یہ مطالبہ اور تقاضہ شرعی لحاظ سے ناجائز اور حرام ہے۔¹¹

ہم جس ملک میں رہتے ہیں یہاں عورتیں زمانہ قدیم سے بہت مظلوم و مجبور رہی ہیں، انہیں ماں باپ یا شوہر کی جائیداد سے کوئی میراث نہیں ملتی تھی، گرچہ آج ملکی قانون کے لحاظ سے عورتیں میراث کی مستحق ہیں، لیکن عملی طور پر اب بھی ہندوستانی سماج میں عورتوں کو میراث نہیں دی جاتی، اس پس منظر میں شروع سے یہاں جہیز کا تصور رہا ہے، یعنی جب لڑکیوں کو رخصت کیا جاتا ہے تو انہیں کچھ تحائف دے کر رخصت کر دیا جاتا ہے، کیوں کہ اب آئندہ جائیداد میں ان کا حصہ باقی نہیں رہے گا، اس کے برعکس اسلام میں لڑکیوں کو اپنے ماں باپ کی جائیداد سے اور بیویوں کو اپنے شوہر کے ترکہ سے لازماً حصہ ملتا ہے، اور بعض اوقات وہ دوسرے حصہ داروں سے بھی ترکہ پاتی ہیں، اس لیے اسلام میں جہیز یا لڑکے والوں کی طرف سے جہیز کے مطالبہ کا کوئی تصور نہیں، لیکن بد قسمتی سے مسلمانوں نے یہ دونوں ہی رسمیں دوسری قوموں سے لے لی ہیں، ایک تو جہیز کی اور دوسرے اکثر علاقوں میں لڑکیوں کو میراث سے محروم کرنے کی، گویا جو چیز جائز تھی اسے ناجائز، اور جو چیز حرام تھی اسے حلال کر لیا۔

مسلمانوں کو یہ مسئلہ سمجھ لینا چاہیے کہ جو مال بھی شرعی استحقاق کے بغیر کسی طرح کا دباؤ ڈال کر حاصل کیا جائے وہ مال حلال نہیں ہوگا بلکہ حرام ہوگا، اسی طرح جو جہیز دباؤ ڈال کر حاصل کیا جائے گا وہ شریعت میں جائز اور حلال نہ ہوگا بلکہ حرام مال بن جائے گا، اس وقت صورت حال یہ بن گئی ہے کہ شوہر اور اس کے گھر والوں کی خواہش کے مطابق جہیز کا مطالبہ پورا نہ ہونے کی صورت میں بیوی کو اذیت دی جاتی ہے، بہو کو جہیز کم لانے کا طعنہ دیا جاتا ہے، اور اس کو اس قدر مجبور کیا جاتا ہے کہ بعض مرتبہ وہ خود انتہائی قدم اٹھاتے ہوئے اپنے آپ کو ہلاک کر لیتی ہے، اس طرح جہیز کا مسئلہ سماج کے لیے ایک لعنت بن چکا ہے، یہ چیز شریعت میں حرام ہے اور اللہ کے غضب کو دعوت دینے والی ہے، یہاں ٹھہر کر یہ بات بھی سمجھنا ضروری ہے کہ فلم بینی کی وجہ سے خودکشی کا مزاج بھی ہمارے معاشرے میں عام ہو رہا ہے اسلام میں خودکشی حرام ہے لہذا اسے بھی روکنا اور سماج کو اس سے دور رکھنے کی فکر اور کوشش کرنا علماء کرام اور سماجی کارکنان کی ذمہ داری ہے۔

محترم حضرات! سماج پر جہیز کے انتہائی برے اثرات مرتب ہوتے ہیں، جہیز کا جبری لین دین شریعت اسلامی کے سراسر خلاف ہے۔ جہیز کی وجہ سے غریب لڑکیوں کا نکاح مشکل ہو جاتا ہے اور ان کا مستقبل تاریکی میں ڈوب جاتا ہے۔ لڑکی والے والدین کے لیے رحمت کے بجائے زحمت بن جاتی ہے اور باپ کو اپنی بیٹی کی شادی کی خاطر حلال و حرام میں تمیز کیے بغیر مال کمانا پڑتا ہے۔ شوہر چونکہ اپنی بیوی کا مال استعمال کرتا ہے لہذا مجبوراً اسے اپنی بیوی کی اخلاقی کمزوریوں کو نظر انداز کرنا پڑتا ہے۔ اپنی بیٹی کے جہیز کی خاطر والدین حج اور زکوٰۃ جیسے اسلامی ارکان کو بھی چھوڑ دیتے ہیں۔ معاشرے کے جوان لڑکے اپنی سسرال سے ملنے والی دولت کی وجہ سے کام چور اور سہل پسند ہو جاتے ہیں۔ اگر ازدواجی زندگی میں تکلیاں شروع ہو جائیں اور طلاق ناگزیر ہو جائے تو بے شمار پریشانیوں لاحق ہو جاتی ہیں، عورت اپنا مال ڈوبنے کے ڈر سے خلع نہیں لیتی اور مرد اگر طلاق دے تو بیوی کا جو مال استعمال کر چکا ہے اس کا لوٹنا اس کے لیے اکثر ناممکن ہو جاتا ہے، اس لیے وہ بیوی کو لڑکا کر رکھتا ہے۔

ایسا نہیں ہے کہ جہیز کے جبری لین دین کے ذمہ دار صرف لڑکے والے ہیں، سچ تو یہ ہے کہ اس سلسلے میں لڑکی والے بھی برابر کے شریک ہیں۔ لڑکی والوں کو سراسر مظلوم نہیں کہا جا سکتا کیوں کہ معاشرہ کی اس خرابی میں ان کا بھی بڑا ہاتھ ہے۔ لڑکی کے والدین اپنی بیٹی کے لیے عیش و عشرت کی زندگی کا خواب دیکھتے ہیں اور شریف، متوسط آمدنی والے لڑکوں کے رشتوں کو ٹھکرا کر بڑی بڑی آمدنی والوں سے رشتہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں اپنی حیثیت سے زیادہ سوچتے ہیں۔ لڑکے کی کمائی کا ذریعہ حلال ہے یا حرام اور اس کا عقیدہ صحیح ہے یا غلط، اس کا مزاج سخت ہے یا نادرست یا نرم، ہر بات کو نظر انداز کر دیتے ہیں اور اس کی بے تحاشہ مانگیں پوری کر کے اپنی بیٹی کو اس کے حوالے کر دیتے ہیں۔ اس طرح خود اپنے ہاتھوں سے اپنی اولاد کے دینی و دنیوی مستقبل کا گلا گھونٹ دیتے ہیں۔ اکثر لوگوں کی اس حرکت کی وجہ سے وہ حضرات بھی مجبوراً کفِ افسوس ملتے ہوئے ان کے نقش قدم پر چلتے ہیں جو معاشرہ میں ایسی برائیوں سے دور رہنا چاہتے ہیں۔ اس لیے یہ ضروری ہے کہ لڑکی والے اپنی بیٹی کے لیے ایسے لڑکے کے رشتے کو ترجیح دیں جو متقی اور پرہیزگار ہو، جس کا عقیدہ درست ہو، اور جس کے اخلاق اچھے ہوں، جس کے مزاج میں دینداری غالب ہو، جو اللہ پاک سے ڈرنے والا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلنے والا ہو، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کی نصیحت فرمائی ہے کہ دینداری کو ترجیح دی جائے حدیث شریف میں ہے: **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا حَاطَبَ إِلَيْكُمْ مَنْ تَرَضَّوْنَ دِينَهُ وَحُلِقَهُ فَرَوْجُهُ إِلَّا تَفَعَّلُوا تَكُنْ فِتْنَةً فِي الْأَرْضِ وَفَسَادَ عَرَبِيٍّ** (ترمذی ج: ۵، ص: ۳۹۳)

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم لوگوں کی طرف ایسا شخص پیغام نکاح بھیجے جس کے دین و اخلاق کو تم پسند کرتے ہو تو اس سے اپنی لڑکی کا نکاح کر دو، اگر ایسا نہ کرو گے (اور صاحب مال اور صاحب جاہ لڑکوں کی تلاش میں اپنی لڑکیوں کو بٹھائے رکھو گے) تو زمین میں¹ بہت بڑا فتنہ اور فساد پھیل جائے گا۔

غرض کہ نکاح کے موقع پر لڑکے والوں کی جانب سے جہیز کا مطالبہ کیا جائے یا لڑکی والوں کی جانب سے لڑکے کے مال و دولت کو رشتہ نکاح کی بنیاد بنایا جائے، یہ دونوں ہی باتیں شریعت اسلامیہ کے خلاف ہیں جن کے نتیجے میں روزانہ نئے حادثات اور واقعات جنم لے رہے ہیں، امت کی ہزاروں بیٹیاں اس لعنت کی وجہ سے اپنے گھروں میں بیٹھی ہوئی ہیں اور اپنی بیٹیوں کے نکاح کی فکر میں بوڑھے والدین کا چین و سکون ختم ہو چکا ہے، اس تباہ کن صورت حال سے پورے معاشرے کو بچانا امت مسلمہ کی ذمہ داری ہے، تاریخ گواہ ہے کہ دنیا میں لڑکیوں کو زندہ درگور کیے جانے اور عورتوں پر ظلم و ستم کے خلاف سب سے پہلے اسلام نے انقلاب برپا کیا، اور دنیا کے سامنے عورتوں کی عظمت بیان کی، حضور ﷺ کا یہ حال تھا کہ چاہے کسی بھی مذہب اور قوم سے تعلق رکھنے والی لڑکی پر ظلم و ستم ہوتا اور اس کو زندہ درگور کیا جاتا تو سب سے زیادہ دکھ اور صدمہ آپ ﷺ کو ہوتا، اس کے خلاف آپ ﷺ سب سے پہلے آواز بلند کرتے اور جب تک یہ ظالمانہ کاروائی بند نہ ہو جاتی اور لڑکی کو اس کا ہر جائز حق نہ مل جاتا اس وقت تک آپ ﷺ کو چین و قرار نہ آتا، افسوس کہ آج حضور ﷺ کے پیروکار خود اپنی بیوی اور بہو پر ظلم کر رہے ہیں، بیٹیوں اور بہنوں کو میراث سے محروم کر کے ان کے ساتھ نا انصافی کر رہے ہیں۔ اس کی بنیادی وجہ اسلامی تعلیمات سے دوری اور غیر اسلامی رسوم و رواج سے قربت ہے، اس رسم کو جڑ سے بھی مٹایا جاسکتا ہے جب نہ صرف شادی بیاہ بلکہ پوری زندگی میں اسلامی تعلیمات کو اپنایا جائے، گھر اور خاندان میں محبت اور پیار کی فضا قائم کی جائے اور باہر سے آنے والی بہو کے ساتھ حسن سلوک کا معاملہ کیا جائے، شادی بیاہ کے مرحلوں کو آسان بنایا جائے، معاشرے میں جو لوگ تنگ دست اور مقروض ہیں اور اپنی بیٹیوں کا نکاح کرنے سے عاجز ہیں، ان کا مالی تعاون کیا جائے، سماجی اور فلاحی تنظیموں کی جانب سے اجتماعی نکاح کی تقریب منعقد کر کے ایسے غریب والدین کی بیٹیوں کا سادگی کے ساتھ نکاح کر دیا جائے، علماء اور ائمہ مساجد اپنی تقریر و تحریر میں جہیز کے نقصانات کو اپنا موضوع بنائیں، ذرائع ابلاغ اور سوشل میڈیا سے منسلک افراد جہیز کی قانونی اور شرعی حیثیت واضح کر کے اس کے خلاف لوگوں کی ذہن سازی کریں، اور رائے عامہ کو ہموار کریں، جو لوگ جہیز کے لین دین میں ملوث ہیں اور جہیز کی بنیاد پر بیویوں اور بہوؤں کے ساتھ بد سلوکی کر رہے ہیں ان کو مجرموں کے کٹھرے میں کھڑا کیا جائے، بالعموم سارے مسلمان شادی بیاہ کی ہر بیجا اور غیر اسلامی رسم خصوصاً جہیز جیسی بری رسم کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں، اور عملی اقدام کریں۔

نکاح کو سادہ اور آسان بنانے اور نکاح کے سلسلے میں پائی جانے والی خرابیوں اور جہیز کے جبری لین دین کو مٹانے کے سلسلے میں اصلاح معاشرہ کمیٹی آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی جانب سے ایک اقرار نامہ مرتب کیا گیا ہے جو آپ حضرات کے سامنے پڑھ کر سنایا جا رہا ہے، تمام نوجوانوں اور ان کے سرپرستوں سے گزارش ہے کہ وہ ان باتوں کا اقرار کریں اور ان پر عمل کا مزاج بنائیں۔

نکاح کو سادہ اور آسان بنانے کے سلسلے میں اصلاح معاشرہ کمیٹی آل انڈیا مسلم پرسنل بورڈ کی جانب سے

اقرارنامہ

ہم سب اقرار کرتے ہیں کہ:

- (۱) نکاح کو آسان بنائیں گے بیجا رسوم و رواج خاص طریقے پر مروجہ جہیز سے پرہیز کریں گے۔
- (۲) بارات کی رسم کو ختم کرتے ہوئے مسجد میں سادگی کے ساتھ نکاح کا طریقہ اختیار کریں گے۔
- (۳) نکاح کی دعوت کا اہتمام صرف بیرون شہر کے مہمان اور گھر کے افراد کیلئے کریں گے۔
- (۴) نکاح میں شرکت کریں گے لیکن نکاح کی تقریب والی دعوت طعام سے احتراز کریں گے۔
- (۵) دعوت و لیمہ سادگی کے ساتھ، دولت کی نمائش کے بغیر براء اور مساکین کا خیال رکھتے ہوئے کریں گے۔
- (۶) جس محفل نکاح / دعوت و لیمہ میں سنت و شریعت کا خیال رکھا جائے گا اس کی تائید و ستائش کریں گے اس کے برخلاف عمل پر بھرپور اور واضح اظہار ناپسندیدگی کریں گے۔
- (۷) محفل نکاح اور دعوت و لیمہ میں آتش بازی، گانا باجہ، ویڈیو گرافی اور کھیل تماشے سے بچتے ہوئے نکاح کیلئے قیمتی رقعہ اور قیمتی سیٹج کا استعمال نہیں کریں گے۔
- (۸) نوجوان اپنے نکاح کو سادگی کے ساتھ کم خرچ میں انجام دیں گے اس کے برخلاف کسی بیرونی دباؤ کو قطعاً برداشت نہیں کریں گے۔
- (۹) نکاح کے طے شدہ وقت کی سختی سے پابندی کریں گے۔
- (۱۰) نکاح کے بعد سنت و شریعت کے مطابق خوشگوار ازدواجی زندگی گزاریں گے اور اپنی بیوی کے ساتھ بہتر سلوک کر کے اللہ اور اس کے پاک رسول ﷺ کی رضامندی حاصل کریں گے۔
- (۱۱) اولاد کی نعمت میسر آنے پر اس کی بہتر تعلیم و تربیت کا اہتمام کریں گے اور اسے پابند سنت و شریعت بنانے کی حتی الامکان کوشش کریں گے۔

واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین



سوشل میڈیا ڈیسک آل انڈیا مسلم پرسنل بورڈ

9834397200